جلد ۵۳/۱۸	۱۱ صلح ۱۳۴۳ ہش ۲۵ شعبان ۱۳۸۳ھ ۱۱ جنوری ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر رہی۔ البتہ کھانسی ابھی چل رہی ہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس زمانہ میں اسباب پرستی اس طرح پھیل گئی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان نہیں رہا

خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے جلال اور میری توحید و عظمت کا ظہور تیرے ذریعہ ہوگا

"اس زمانہ میں اسباب پرستی اور دنیا پرستی اس طرح پھیل گئی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان نہیں رہا۔ دہریت اور الحاد کا زور ہے جو کچھ حالت اس وقت زمانے کی ہو رہی ہے اس پر نظر کرکے کہنا پڑتا ہے کہ زمانہ زبانِ حال سے پکار رہا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ عملی حالت ایسی کمزور ہوگئی ہے کہ کھلی بے حیائی اور فسق و فجور بڑھ گیا ہے۔ یہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ دلوں سے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی ہیبت اٹھ گئی ہے اور کوئی یقین اس ذات پر نہیں۔ ورنہ یہ کیا بات ہے کہ انسان کو اگر معلوم ہو جاوے کہ اس سوراخ میں سانپ ہے تو وہ کبھی اس میں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا پھر یہ بے حیائی اور فسق و فجور۔ اتلافِ حقوق جو بڑھ گیا ہے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا یا یہ کہو خدا گم ہو گیا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے ظہور کا ارادہ فرمایا اور مجھے مبعوث کیا۔ اس لئے مجھے کہا۔ انت منّی وانا منک۔ اور اس کے یہی معنے ہیں کہ میرا جلال اور میری توحید و عظمت کا ظہور تیرے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ وہ نصرتیں اور تائیدیں جو اس نے اس سلسلہ کی کی ہیں اور جو نشانات ظاہر ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اس کی توحید اور عظمت کے اظہار کے ذریعے ہیں۔

یہ امر کوئی ایسا امر نہیں کہ مشتبہ یا مشکوک ہو بلکہ تمام مذاہب میں مشترک طور پر پایا جاتا ہے کہ ایک وقت خدا تعالیٰ کے ظہور کا آتا ہے اور ایک وقت ہوتا ہے کہ خدا اس وقت گم ہوا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب اس کی ہستی اور توحید اور صفات پر ایمان نہیں رہتا اور عملی رنگ میں دنیا دہریہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت جس شخص کو خدا تعالیٰ اپنی تجلیات کا مظہر قرار دیتا ہے۔ وہ اس کی ہستی توحید اور جلال کے اظہار کا باعث ٹھہرتا ہے اور وہ انا منک کا مصداق ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

درخواست دعا

— از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ —

میری اہلیہ صاحبہ ایک ہفتہ سے زیادہ سے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز ورم بھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بخار بھی رہتا ہے۔ پسینے آتے رہتے ہیں۔ ضعف بہت زیادہ ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا بخشے آمین

ربوہ کا موسم ربوہ ۱۰ جنوری (۹ بجے صبح) مسلسل چار روز تک مطلع ابر آلود رہنے اور ہلکی ہلکی بارش کا سلسلہ جاری رہنے کے بعد کل یہاں قریباً تمام دن شدید کہر چھائی رہی عصر کے بعد سورج کی پیلی کرن نمودار ہوئی اور ہلکی سی دھوپ نکلی۔ آج صبح بھی کہر چھائی ہوئی ہے لیکن کل کی نسبت کم ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا چھٹا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

ربوہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام کل مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۴ء کو صبح دس بجے چھٹا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہوگیا۔ موسم کی خرابی کے باوجود اس ٹورنامنٹ میں ملک کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ جن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ برادرز کلب لاہور۔ پاکستان پولیس۔ پاکستان ایئر فورس چک لالہ۔ ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی۔ وائی ایم سی اے کلب کراچی۔ وائی ایم آر سی کلب لائل پور۔ گورنمنٹ کالج لاہور۔ ہیلی کالج لاہور۔ ایف سی کالج لاہور اور گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی کئی مقامی ٹیمیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔

سابقہ روایت کے مطابق اس ٹورنامنٹ کا افتتاح سال گزشتہ کی چیمپئن ٹیم پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کپتان مسٹر جاوید حسن صاحب نے کیا۔ اس موقعہ پر ربوہ کے شائقین کی ایک بڑی تعداد موسم کی خرابی کے باوجود موجود تھی۔ رات کو میچ کھیلنے کے لئے روشنی کا بھی پورا انتظام کیا گیا ہے۔ ٹورنامنٹ کے پہلے روز کل ۸ میچ کھیلے گئے "افتتاحی میچ برادرز کلب لاہور اور ایگریکلچرل یونیورسٹی کے درمیان ہوا۔ جس میں برادرز کلب نے ایگریکلچرل یونیورسٹی کلب کو ۶۳ کے مقابلے میں ۲۹ پوائنٹ سے ہرا دیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جنوری ۶۲ء

قاضی عبد النبی صاحب کوکب نے "قادیانیوں کے بعض دلائل کا علمی جائزہ" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا آغاز آپ اس طرح فرماتے ہیں:-

"انکارِ ختم نبوت کے فتنے کو تقویت دینے کے لئے قادیانیوں کی طرف سے آئے دن تازہ لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔" (ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۲ء صہ ۳۱)

"انکارِ ختم نبوت" کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"قادیانیوں" سے مراد اگر جماعت احمدیہ ہے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص ختم نبوت کا انکار کرتا ہے وہ قرآن کریم کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ شروع میں ایک بات ہم قاضی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ یہ کونسا اسلامی اصول ہے کہ "احمدیوں" کو "قادیانی" بالاصرار کہا جائے۔ جو شخص اسلامی اخلاق سے اتنا عاری ہے کہ تنابز بالالقاب کو گناہ ہی نہیں خیال کرتا وہ کسی دینی مسئلہ پر علمی بحث کیا خاک کر سکتا ہے؟

دوستو پہلے اسلامی اخلاق پیدا کرو
پھر علمی بحثیں کرو۔

قاضی عبد النبی صاحب کوکب حدیث "لو عاش لکان صدیقًا نبیًا" کی سند پر تنقید کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں:-

"اس روایت کی سند کے حق میں بڑی سے بڑی تائید ملا علی قاری کی پیش کی جا سکتی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو صحیح مانا ہے لیکن یہاں دو باتیں مدنظر رکھنی ضروری ہیں۔ پہلی یہ کہ ملا علی قاری نے دیگر ائمہ حدیث کی آراء پہلے بیان کر دی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بتلایا ہے کہ نووی اور ابن عبد البر جیسے عظیم امام اس روایت کو صحیح تسلیم نہیں کرتے اور اس کے بعد اپنی ذاتی رائے بیان کی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایک ملا علی قاری اس روایت کے حق میں رائے دیتے ہیں اور کوئی شخص ان کی اس رائے کو باقی تمام ائمہ حدیث کے فیصلے پر ترجیح دینا چاہتا ہے تو کم از کم اسے اس روایت کا وہ مطلب اور مفہوم بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے جو ملا علی قاری نے اس روایت کی تشریح میں بیان کیا ہے۔" (ایضاً)

حدیث کی سند پر بحث کا حق محفوظ رکھتے ہوئے عرض ہے کہ جب حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح مان لیا ہے تو اگر احمدیوں نے بھی صحیح مان لیا تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑتی ہے قاضی صاحب کے بقول حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی سند کے متعلق بزرگوں کے اقوال نقل کر کے اپنی رائے ظاہر کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ان اقوال کو رد کر دیا ہے اور ان اعتراضات کو قابل اعتناء نہیں سمجھا جو اس پر وارد کئے گئے ہیں۔ باقی یہ منطق بھی عجیب ہے کہ چونکہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اپنے ذوق کے مطابق اس سے ایک خاص استدلال کیا ہے اس لئے احمدی بھی اس کے لازمًا پابند ہیں۔

قاضی عبد النبی صاحب فرماتے ہیں:-

"ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "موضوعات کبیر" میں روایت "لو عاش لکان صدیقًا نبیًا" پر ایک طویل اور مفصل بحث لکھی ہے جس کا کچھ اقتباس سطور بالا میں گذر چکا ہے۔ اس طویل بحث میں ملا علی قاری نے اصل مسئلہ کے متعلق جو باتیں بڑی وضاحت کے ساتھ کہی ہیں جن سے خود ملا علی قاری کے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی پڑتی ہے ان سب کو نظر انداز کرتے ہوئے قادیانی حضرات نے اپنے اس پمفلٹ میں عربی بحث کے آخر سے چند سطریں اٹھائی ہیں اور انہیں حسب ذیل اردو ترجمے کا لباس پہنا کر اپنے دلائل کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

"یعنی اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح حضرت عمر نبی بن جاتے تو آنحضرت کے متبع یا امتی نبی ہوتے"۔۔۔ الخ

یہاں پہلی بات یہ ہے کہ عربی عبارت کے ترجمے اور اقتباس میں ایک طرح کا ناجائز تصرف کیا گیا ہے مثلاً "یعنی" کا لفظ یا اسکے مفہوم کو ادا کرنے والا کوئی لفظ اصل عبارت میں نہیں ہے۔" (ایضاً صہ ۳۴)

"یعنی" کے لفظ پر بے معنی تنقید کو جو علمی طول قاضی عبد النبی صاحب کوکب نے دیا ہے اسکو نظر انداز کرتے ہوئے عرض ہے کہ آخر آپ یہ تو مانتے ہیں نا کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ:-

"اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح حضرت عمرؓ نبی بن جاتے تو آنحضرت کے متبع یا امتی نبی ہوتے"

"یعنی" کا لفظ واقعی مترجم کا اپنا ہے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے۔ اصل چیز تو آپ کا قول ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے تو وہ آپ کا متبع یا امتی نبی ہوگا احمدی بھی اس قول سے صرف یہی استدلال کرتے ہیں کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع نہ ہو، اور جو آپ ہی کی آوردہ تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کے لئے نہ آئے۔ باقی رہا حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا یہ استدلال کہ

"پس اشارہ یہ ہے کہ حضور کی اولاد نرینہ اس لئے زندہ نہ رہی کیونکہ آپ کا صلبی بیٹا زندہ رہنے کی شکل میں عقل کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ آپ کا مکمل پرتو بنے جیسے کہا جاتا ہے بیٹا اپنے باپ کے مانند ہوتا ہے اور بالفرض اگر بیٹا زندہ رہتا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر نبی بنتا تو لازم آتا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ ہوں۔"

یہ صحیح نہیں ہے کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہوتا ہے کیا تمام بنی اسرائیل نبی ہیں؟ اسلئے اگر یہ حدیث صحیح ہے تو احمدیوں کا یہ استدلال کہ اگر ختم نبوت کے وہ معنی ہوتے جو آپ لوگ لیتے ہیں تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا بلکہ یہ فرماتے کہ اگر وہ زندہ بھی رہتا تو نبی نہ ہوتا بالکل صحیح ہے۔ تاہم اگر کسی کو اس سے اختلاف ہے تو وہ مجاز ہے۔

پھر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر یہ کون جانتا تھا کہ نبی کے بیٹے کا نبی ہونا لازمی نہیں ہے۔ خود آپ کے اس قول سے ہی یہ بات واضح ہے کیونکہ اگر نبی کے بیٹے کا نبی ہونا لازمی ہوتا تو آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتا تو وہ نبی ہوتا۔ یہ ایک فاضل کلام ہوتا۔ مگر آپ کا خاص طور پر یہ فرمانا کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ جانتے تھے کہ نبی کا بیٹا لازمًا نبی نہیں ہوتا۔ آپ نے خاص طور پر یہ بات صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر کہی ہے کسی اور بیٹے کے متعلق نہیں کہی اس سے بھی یہ ثابت ہے کہ نبی کے بیٹے کا نبی ہونا لازمی نہیں ہے اس لئے

(باقی صہ ۱۱ پر)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضؓ

صد حیف چل بسا وہ غلام رسول بھی — راجیکی جو کہ مرد صداقت شعار تھا
اُس کا جنوں کہاں سے کہاں لے گیا اُسے — تارا بنا جو خاکِ سرِ راہگذار تھا
یوں اکتسابِ نور کیا آفتاب سے — اک ذرہ آفتاب کی کرنوں کا ہار تھا
دیکھا تھا حادثات نے اُسکے ثبات کو — اک جسمِ ناتواں میں کوہِ وقار تھا
ملتا تھا اُسکو عرش سے کچھ اسطرح جواب — اُسکی دعا کا جیسے وہاں انتظار تھا
قرآں کے درس ذکرِ خدا و رسول میں — اک چشمہ رواں تھا وہ اک آبشار تھا
ناہید آج یاد پھر آیا سیالکوٹ — مجلس میں اسکی عرش نشیں خاکسار تھا

لو دیتے دیتے بجھ گئے کتنے چراغ دیکھ
اے یادِ رفتگاں مرے سینے کے داغ دیکھ

عبد المنان ناہید

اسلامی معاشرہ

تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف بر موقعہ جلسہ سالانہ ۶۳ء

قط نمبر ۳

اخوت اور مودّت کو مختل کرنے والے امور

لیکن معاشرہ کی یہ کیفیت برقرار نہیں رہ سکتی جب تک کہ ان امور سے روکا نہ جائے کہ جو اس معاشرہ میں خلل پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں مثلاً

ایذادہی

مسلم معاشرہ میں ہر فرد کا طریق سلامت روی کا ہونا چاہیئے وہ اپنے ہاتھ سے زبان سے کسی مسلمان کو گزند نہ پہنچائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں وہ اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں رہے گا جس نے کسی مسلمان پر ہاتھ اٹھایا یا زبان طعن درازی کی۔ فرمایا۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (ترمذی)

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا:۔

سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔

کہ مسلمان کو گالی دینا بدعقیدگی اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالے جنتیوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے کہ ان کے دل میں کسی کے متعلق کوئی کینہ نہ ہوگا اور وہ بھائی بھائی ہوں گے۔

ونزعنا ما فی صدورھم من غلّ اخواناً علی سرر متقابلین (حجر ع ۴)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج میں لاکھوں صحابہ کی موجودگی میں یہ تاکید فرمائی تھی۔ یہ اس باپ کی ایسے وقت کی نصیحت تھی جس نے اپنی اولاد کو کہہ دیا تھا کہ شاید اس کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے۔ میری یہ بات ان کو بھی پہنچا دینا جو یہاں نہیں آسکے۔

فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا۔

کہ اے مسلمانو! تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزت آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے اس شہر مکہ میں آج کا دن۔ کون بدبخت مسلمان ہوگا۔ جو دس ذی الحج کو مکہ کے اندر فساد کرے اور دیکھئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہ ایک مسلمان کی کیا حرمت سمجھتے تھے۔ ترمذی میں یہ حدیث آتی ہے کہ حضرت ابن عمر نے ایک دن خانہ کعبہ کی طرف دیکھا تو فرمایا

ما اعظمک واعظم حرمتک

تو کتنا بڑا ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے۔

والمومن اعظم حرمۃ عند اللہ منک

لیکن مومن کی حرمت خدا کے نزدیک تجھ سے بھی بڑی ہے۔ (ترمذی ماجاء تعظیم المومن)

اللہ اللہ حضرت عمر جیسے فقیہ اور سنت کے دلدادہ فرزند کے نزدیک مسلم معاشرہ کے افراد کی حرمت خانہ کعبہ کی حرمت سے بھی بڑھ کر ہے۔ مولانا روم نے غالباً اسی حدیث کے مفہوم کو اپنے شعر میں بیان کیا ہے؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ایک آیت میں لڑائی جھگڑا کا نتیجہ یہ بتایا

لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم (انفال ع ۶)

مسلمانو! دیکھنا جھگڑا نہ کرنا ورنہ پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

اس نظریہ کی یاددہانی کے لئے اسلام میں السلام علیکم کا شعار ہے کہ جب کوئی مسلمان دوسرے کو ملے وہ اسے یاد کرا دے کہ ہمارا شعار امن وسلامتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں وارد ہونے پر سب سے پہلے جو ارشاد فرمایا۔ وہ یہی تھا۔

یا ایھا الناس افشوا السلام

اے لوگو السلام علیکم کو ترویج دو۔ (ترمذی)

اور اسکی حکمت یہ بیان فرمائی کہ اس کے نتیجہ میں باہم محبت پیدا ہوتی ہے فرمایا۔

الا ادلکم علی امر اذا انتم فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم

(ترمذی ابواب الاستیذان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ دلی کے اجڑنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہاں السلام علیکم کہنے کا رواج نہ رہا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں:۔

"سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اخوت اسلام کے لئے اسے ضروری قرار دیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵)

ایذادہی کے متعلق ایک عجیب حدیث ترمذی میں آتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا لوگو جانتے ہو مفلس کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس پیسہ پائی نہیں وہ مفلس ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مفلس میری امت میں سے وہ ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ لے کر آئیگا لیکن کسی کو اس نے گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا۔ تو اب ان امور کے بدلہ میں اس کی نیکیاں لیتے چلے جائیں گے۔ اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ تو ان لوگوں کی خطائیں لے کر اس پر ڈال دی جائینگی اور اس طرح یہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(ترمذی ابواب صفۃ یوم القیامۃ)

پس اسلامی معاشرہ مکمل طمانیت بخش معاشرہ ہے۔ اس کے امن اور سلامتی کو درہم برہم کرنے والا اس کا حصہ نہیں رہ سکتا۔

تذلیل و تحقیر

اسلامی معاشرہ کو صحت مند رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کوئی فرد دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں

کفی بالمرء ذنباً ان یحقر اخاہ المسلم

آدمی کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ اسلامی سوسائٹی وہ ہے جس میں عمر فاروق بلال کو آتا دیکھتے ہیں تو جاء سیدنا بلال جاء سیدنا بلال۔ بلال ہمارا آقا آگیا۔ ہمارا آقا بلال آگیا پکار اٹھتے ہیں اور اسلامی سوسائٹی وہ ہے جس میں اسامہ بن زید (ایک غلام کے بیٹے) سپہ سالار ہیں اور اکابرین ملت ان کی کمان کے ماتحت ہیں۔ اسلامی سوسائٹی وہ ہے جس میں ابن ام مکتوم اور صہیب اسی طرح قابل عزت ہیں جس طرح عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان غنی۔ دیکھئے اس بارہ میں غلام محمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز عمل کیا تھا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر معہ چند اصحاب کے کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلانے آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے۔ جس کی وجہ سے میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا اور حضور نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام دین کو مخاطب کرکے فرمایا۔ آؤ میاں نظام الدین صاحب ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھائیں اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھری ہے اس میں تشریف لے گئے۔ اور میاں نظام دین نے کوٹھری کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ (اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۱۰۴)

یہ تھا اسلامی معاشرہ جس کی تعمیر تو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ لیکن ہائے افسوس اپنا نے دنیا نے اس لعل کو نہ پہچانا انہوں نے اس فنافی الرسول کی سیرت کا مطالعہ نہ کیا۔ لیکن ایک دن آئیگا اور ضرور آئے گا۔ کہ یہ بند آنکھیں کھلیں گی اور دنیا عقیدت سے اپنا سر جھکا دے گی۔ اور میرے آقا کی یہ پیشگوئی پوری ہوگی؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

بدخواہی

اور معاشرہ کی باہمی محبت اور اخوت کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہر فرد دوسرے کی خیرخواہی کرے یہی دین اور یہی مذہب ہے کہ انسان انسان کا خیرخواہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الدین النصیحۃ ثلاث مرار قالوا لمن قال للہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

دین ہے ہی خیرخواہی اور یہ فقرہ آپ نے تین مرتبہ دہرایا صحابہ رضؓ نے عرض کیا کس کی خیرخواہی یا رسول اللہ فرمایا اللہ کی اور اس کی کتاب اور مسلمان ائمہ کی اور عوام مسلمانوں کی۔ ایک روایت میں کتاب کی جگہ رسول کا لفظ بھی آیا ہے۔

ہمدردی اور خیرخواہی کے متعلق مسیح زمان کے قمر الانبیاء بیٹے کے قلم کا ایک شہ پارہ ملاحظہ فرمایئے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی خبر مخالفوں تک پہونچی تو ایک آن واحد میں لاہور کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بجلی کی طرح پھیل گئی ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے

نصف گھنٹہ کے اندر اندر وہ لمبی اور فراخ سڑک جو ہمارے مکان کے سامنے تھی شہر کے بدمعاش اور کمینہ لوگوں سے بھر گئی اور ان لوگوں نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر خوشی کے گیت گائے اور مسرت کے ناچ نلچے اور شادمانی کے نعرے لگائے اور فرضی جنازہ بنا بنا کر نمائشی ماتم کے جلوس نکالے ہماری غمزدہ آنکھوں نے ان نظاروں کو دیکھا اور ہمارے زخم خوردہ دل سینوں کے اندر خون ہو ہو کر رہ گئے مگر ہم نے ان کے اس ظلم پر صبر سے کام لیا اور اپنے سینوں کی آہوں تک کو دبا کر رکھا اس لئے نہیں کہ یہ ہماری کمزوری کا زمانہ تھا کیونکہ ایک کمزور انسان بھی موت کے منہ میں کود کر اپنی غیرت کا ثبوت دے سکتا ہے بلکہ اس لئے کہ خدا کے مقدس مسیح نے ہمیں یہ تعلیم دی تھی کہ

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار

اور ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یہی کہتے ہیں ہاں ڈیلیں جن کے سروں پر بادشاہی کے تاج رکھے جائیں گے کہ جب خدا تمہیں دنیا میں طاقت دے اور تم اپنے دشمنوں کا سر کچلنے کا موقعہ پاؤ اور تمہارے ہاتھ کو کوئی انسانی طاقت روکنے والی نہ ہو تو تم اپنے گزرے ہوئے دشمنوں کے ظلموں کی یاد کر کے اپنے خونوں میں جوش نہ پیدا ہونے دینا اور ہمارے کمزوری کے زمانہ کی لاج رکھنا تا لوگ یہ نہ کہیں کہ

جب یہ کمزور تھے تو دشمن کے سامنے دب گئے اور جب طاقت پائی تو انتقام کے ہاتھ کو لمبا کر دیا بلکہ تم اس وقت بھی صبر سے کام لینا اور اپنے انتقام کو خدا پر چھوڑنا .... بلکہ میں کہتا ہوں کہ تم اپنے ظالموں کی اولادوں کو معاف کرنا اور ان سے نرمی کا سلوک کرنا کیونکہ تمہارے مقدس آقا نے یہی کہا ہے کہ:

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کافر کنند دعوی حب پیمبرم

یعنی اے دل تو ان مسلمان کہلانے والوں کا بہرحال لحاظ کر کیونکہ خواہ کچھ بھی ہو آخر یہ لوگ ہمارے محبوب رسول کی محبت کا دعوی کرتے ہیں۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۵-۱۹۶)

بلکہ مسلمانوں پر ہی حصر نہیں تم ہر قوم کے ساتھ عفو اور نرمی کا سلوک کرنا اور ان کو اپنے اخلاق اور محبت کا شکار بنانا کیونکہ تم دنیا میں خدا کی آخری جماعت ہو اور جس قوم کو تم نے ٹھکرا دیا اس کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں ہوگا۔

صلہ رحمی:-

اور افراد معاشرہ جب باہم مربوط ہوتے ہیں تو اکائیاں معرض وجود میں آتی ہیں بعض اکائیاں خونی رشتوں کی بناء پر معرض وجود میں آتی ہیں اور بعض معاشی اور سیاسی وجوہ کی بناء پر۔ صلہ رحمی کی اہمیت کی اسلام نے اس قدر تاکید فرمائی کہ ایک حدیث قدسی میں آتا ہے

"انا الرحمٰن خلقت الرحم فمن وصلھا وصلتہ ومن قطعھا قطعتہ"

میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا جو رحم کے رشتوں کو ملاتا ہے وہ مجھکو ملاتا ہے اور جو اس کو کاٹتا ہے وہ مجھ رحمان سے اپنا تعلق منقطع کرتا ہے۔

اسد الغابہ میں حضرت قیس بن ثابت کا ایک واقعہ آیا ہے ان کے لڑکے کو ان کے بھتیجے نے قتل کر دیا بیٹے کی لاش لائی گئی بھتیجے کو مشکیں کس کر پیش کیا گیا آپ نے واقعہ سنا تو بھتیجے کو سمجھایا فرمایا تو نے قطع رحمی کی اور خاندانی طاقت کو کمزور کیا اور فرمایا اس کی مشکیں کھول دو۔

(اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۲۳)

فاتح عراق حضرت سعد بن ابی وقاص نے چاہا کہ اپنا تمام مال خدا کی راہ میں دیدیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس فی ایدیھم

(بخاری کتاب الوصایا)

اگر تو اپنے رشتہ داروں کو مالدار چھوڑے یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑے وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

معاشرہ کا ہر فرد راعی ہے

معاشرہ کی ہر اکائی میں خواہ وہ کسی بناء پر معرض وجود میں آئی ہو کسی کو راعی یعنی نگران کی حیثیت حاصل ہوگی اور کسی کو رعیت کی اور ایک حدیث کے مطابق ہر شخص راعی ہے اور وہ اس کے متعلق خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ اور حدیث کی رو سے ہر شخص کا فرض ہے کہ کوئی غلط یا بری بات دیکھے تو اسے دور کرنے کی کوشش کرے مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے حضرت ابوبکر راوی ہیں اذا رای احدکم المنکر فلم یغیرہ یوشک اذا رحمھم اللہ..

ترجمہ:- کوئی برائی دیکھے اور پھر اسے دور نہ کرے تو ڈر ہے کہ برا فعل کرنے والا تو عذاب کی لپیٹ میں آئے گا یہ بھی نہ آجائے کہ اس نے برائی دیکھی لیکن اسے بتایا نہ۔

اور جب راعی اور رعیت کا حلقہ وسیع ہوتا ہے تو حاکم اور رعایا کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ اسلام کی تعلیم اس بارے میں یہ ہے کہ راعی اپنی رعیت کی وجہ سے خدا کے سامنے جوابدہ ہے اموی خلیفہ پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز ایک رات عشاء کی نماز کے بعد مصلی پر بیٹھے تو صبح تک روتے رہے بیوی نے وجہ دریافت کی تو فرمایا مجھے خیال آیا قیامت کے دن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے متعلق مجھ سے بازپرس کریں گے تو کیا جواب دوں گا۔ اور عام مسلمانوں کو خدا تعالی قرآن مجید میں حکم دیتا ہے کہ

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء)

کہ اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اطاعت کرو اور حکام کی اطاعت کرو۔ اولوالامر کی تشریح کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:-

اولوالامر کا لفظ جب ایک ایسے عرب کے سامنے کہا جائے جس کی عربیت خالص اور صحیح ہو تو صرف ایک ہی معنے اسکے ذہن میں آئیں گے یعنی صاحب حکومت۔ کسی دوسرے مفہوم کا اسے وہم بھی نہ گزرے گا۔

(مسئلہ خلافت صفحہ ۲۹)

کل تک یہ کہا جاتا تھا کہ غیر ملکی حاکم کی اطاعت اسلئے واجب نہیں کہ منکم یعنی ہم میں سے نہیں لیکن آج یہ حیلہ تراشا جاتا ہے کہ ہماری مزعومہ صالحیت کی اس پر چھاپ نہیں لہذا منکم نہیں۔

اطاعت ایک مختصر لفظ ہے لیکن خوش بخت ہیں وہ افراد اور معاشرہ جس نے اسے اختیار کیا لیکن جس معاشرہ اور قوم نے اس کی اہمیت اور قدر و قیمت کو محسوس نہ کیا۔ نہ صرف یہ کہ وہ دنیا کی نظروں میں ذلیل ہوئے وہ ایسے منحوس خونی چکر میں مبتلا ہو گئے جو ختم ہونے میں نہیں آتا وہ معاشرہ جس کو اطاعت کی اس قدر تلقین کی گئی تھی بغاوت کو اختیار کرے وہ کہاں پہنچا آج دجلہ و فرات کی سرزمین سے امن و سکون کیوں اٹھ گیا اور شام کی صبح ہونے میں کیوں نہیں آتی صرف اسلئے کہ اس کے افراد اطاعت کو چھوڑ کر بغاوت کی راہ اختیار کر چکے ہیں اور تعاون کے جذبہ کو بھلا کر انتشار کو دعوت دے چکے ہیں۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دئے ہوئے سبق کو وہ یاد رکھتے اور اپنے لیڈروں کی ٹانگیں نہ کھینچتے تو سیاسی دنیا میں ان کی یہ بے وقری نہ ہوتی۔ افسوس تو ان مذہبی راہنماؤں پر ہے جنہوں نے قوم کو یہ درس تجازی دیا تھا۔ وہ قوم کو یہ تلقین کر رہے ہیں کہ حکومت کو بدلنا ہمارا پیدائشی حق ہے۔ (باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ کا یہ استدلال کہ اگر صاحبزادہ مذکور زندہ رہتا اور نبی ہوتا تو ختم نبوت کے پیش نظر وہ آپ کا متبع اور امتی نبی ہوتا اسی وجہ سے ہے کہ آپ بھی یہی محسوس کرتے تھے کہ نبی کے بیٹے کا نبی ہونا لازمی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے متبع اور امتی نبی کا اصول پیش کیا ہے۔ اور اسی اصول کے مطابق احمدی بھی کہتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام نبوتوں کا اختتام ہو چکا ہے۔ اب آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی نبوت ہی سے فیضیاب نہ ہو اور آپ کی نبوت کو ہی اجاگر کرنے کے لئے نہ آئے۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں کہ جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۳؍۲۸-۴۶)

(مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ عزیزہ نصرت بیگم بنت شیخ رحمت اللہ صاحب کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ کا نکاح مبلغ -/۵۰۰ صد روپیہ حق مہر پر ہمراہ شیخ ظہور احمد صاحب ابن شیخ عبدالرحیم صاحب اوکاڑہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو پڑھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالٰے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین!

(محمد صادق نیلا گنبد بازار - لاہور)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا نہایت کامیاب سالانہ جلسہ

مختصر ایمان افروز کوائف

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان میں جماعت کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے اندرون ملک کے مختلف صوبہ جات سے سینکڑوں مخلصین کے علاوہ پاکستان سے ۱۰۶ احباب بصورت قافلہ تشریف لائے اور ۱۲۷ دوست اپنے انفرادی پاسپورٹ پر پاکستان امریکہ۔ نارتھ بورنیو۔ لنڈن۔ عدن۔ ٹانگانیکا اور نیروبی (افریقہ) سے جلسہ میں شمولیت کی خاطر دارالامان پہنچے دو جرمن دوست بھی شامل جلسہ ہوئے اس طرح دنیا کے مختلف اکناف سے آنیوالے دوستوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا خدائی وعدہ کہ

یأتون من کل فج عمیق و
یأتیك من کل فج عمیق

(دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور دور دراز کے تحفے تیرے پاس پہنچیں گے)

ایک بار پھر اور بڑی شان سے پورا ہوا جس نے ایک طرف اس برگزیدہ بندہ کی صداقت کا زندہ ثبوت پیش کر دیا وہاں یہ نظارہ مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کے متعلق جملہ انتظامات کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مختلف شعبہ جات کا کام نہایت تسلی بخش طور پر جاری رہا۔ مقامی درویشان نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق معزز مہمانان کو زیادہ سے زیادہ آرام اور سہولت پہنچانے کے لئے شب و روز پورے خلوص اور محبت کے ساتھ کام کیا۔ شدید سردی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں روحانی قلبی بشاشت محسوس کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ کے بابرکت ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کی خاطر ہندوستان کے بعض دوست تو جلسہ کی مقررہ تاریخوں ۱۸، ۱۹، ۲۰ر دسمبر سے کچھ روز پہلے ہی تشریف لے آئے۔ مگر ۱۶، ۱۷ر دسمبر کو جنوبی ہند بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ اور یوپی کے دوست بھی بکثرت تشریف لے آئے اور محلہ احمدیہ میں خوب چہل پہل نظر آنے لگی۔

پروگرام کے مطابق پاکستانی احباب کا قافلہ مورخہ ۱۷ر دسمبر کو لاہور سے چلکر اسی رات امرتسر پہنچ گیا۔ رات کے وقت قافلہ اسٹیشن امرتسر پہ اس جگہ استقبال اور دیگر ضروری انتظام کے لئے جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کی سرکردگی میں درویشان قادیان کی ایک جماعت پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ یہاں دوست اہل قافلہ کے لئے شام کا کھانا بھی قادیان سے لے کر گئے تھے چنانچہ پاسپورٹوں کے اندراج اور چیکنگ وغیرہ سے فراغت کے بعد احباب کو وہیں شام کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔

۱۸ر دسمبر کی صبح کو جب ۸ بجے کی گاڑی قافلہ امرتسر سے قادیان اسٹیشن پر پہنچا تو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعض درویشان کے ساتھ احباب قافلہ کا استقبال کیا۔ احباب کا سامان ایک انتظام کے ماتحت اسٹیشن سے محلہ احمدیہ میں گڈوں پہ لایا گیا۔ جبکہ احباب قافلہ نے اسٹیشن سے محلہ احمدیہ میں پیدل چل کر آنا پسند کیا۔ البتہ مستورات اور معمر بزرگان کے لئے تانگوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اہل قافلہ جونہی محلہ احمدیہ میں پہنچے۔ احمدیہ چوک میں محترم مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل کی قیادت میں درویشان اور حاضر الوقت مہمانان کرام نے اپنے احباب کا پُرجوش استقبال کیا۔ اور مصافحہ و معانقہ کے بعد اپنی اپنی فرودگاہوں میں پہنچ گئے۔ جہاں صبح کا کھانا بالکل تیار تھا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے گیارہ بجے احمدیہ جلسہ گاہ میں سالانہ جلسہ کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ جو اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ جلسہ کا دوسرا اجلاس بوقت شب نماز مغرب وعشاء اور شام کے کھانے کے بعد مسجد اقصےٰ میں آٹھ بجے شروع ہوا۔ اسی طرح جلسہ کے تینوں روز دن اور رات کے دونوں اجلاسات نہایت پُر امن ماحول میں منعقد ہوئے۔ تینوں روز موسم بڑا خوشگوار رہا۔ دھوپ نکل آتی رہی جس سے رات کو سخت سردی کی تکلیف دور ہو کر دلوں میں ایک گونہ انبساط اور فرحت پیدا ہو جاتی رہی۔ دن کے اجلاسات میں احباب جماعت کے علاوہ سینکڑوں غیر مسلم دوست بھی شریک ہوتے رہے۔ جن میں شہر کے معززین کے علاوہ مضافات قادیان کے بعض سے دوست بھی تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو بڑھانے کا موجب ہوئے۔ سب نے جلسہ کی تقاریر کو خاص دلچسپی سے سنا اور اپنے پرانے دوستوں کو ملکر خوش ہوئے۔

اسی طرح پر جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ جہاں احباب جماعت کو اپنے روحانی مرکز میں ایک بار پھر لانے کا باعث ہوا وہاں نسلاً بعد نسل اکٹھے بود و باش رکھنے والے مسلم و غیر مسلم دوستوں میں جو ملکی تقسیم کے باعث جدائی پڑ گئی تھی ان کے لئے بھی باہمی ملاقات کا ذریعہ بن گیا

پہلے روز جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر احباب جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصر مگر جامع روح پرور پیغام سنا اسی موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کا پُر شفقت و محبت پیغام بھی سنایا گیا یہ ہر دو پیغامات درویشان قادیان احباب ہندوستان اور حاضر الوقت تمام دوستوں کے لئے بصیرت افروز روحانی ہدایات کا موجب ہوئے جنہیں خاص توجہ اور دلچسپی سے سنا گیا

جلسہ کے تینوں روز صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں علماء سلسلہ باری باری قرآن کریم احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے رہے چنانچہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی سمیع اللہ صاحب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اپنے پُر لطف ایمان افروز خطابات سے باری باری روحانی مائدہ پیش کیا اور احباب کو اپنی عملی زندگی میں نیک نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔ ادھر مسجد اقصےٰ میں معمول کے مطابق روزانہ ہی بعد نماز فجر تفسیر القرآن کا درس دینے کی سعادت اس ناچیز کو بدستور حاصل رہی فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ کے پہلے روز یعنی ۱۸ر دسمبر کو جب پہلا اجلاس ختم ہوا اور مساجد میں نماز ظہر و عصر ادا کی جا چکی تو مقبرہ بہشتی میں اجتماعی دعا ہوئی۔ اسی طرح وداع کے روز یعنی ۲۱ر دسمبر کو اسی وقت مقبرہ بہشتی میں دعا ہوئی جس میں تمام احباب نے شرکت کی اور اسلام و احمدیت کی روحانی ترقی اور غلبہ کے ساتھ ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

روزانہ پنجگانہ نماز با جماعت کے علاوہ ان مبارک ایام میں احباب نے مسجد مبارک میں نماز تہجد جو اجتماعی طور پر ادا کی جاتی ہے۔ اس میں شرکت کی۔ اور دوسرے اوقات میں انفرادی طور پر نوافل کی ادائیگی بیت الدعا اور دیگر مقامات مقدسہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی میں اپنے بیشتر اوقات کو گذارنے کی کوشش کی۔ اسکے علاوہ مختلف مجالس ذکر میں شرکت کی باہمی تعارف کو بڑھانے اور ایک دوسرے سے ملکر روحانی امور میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

جلسہ کا تیسرا روز جمعہ کا مبارک دن تھا۔ اس روز کا پہلا اجلاس نماز جمعہ سے قبل ہی ختم کر دیا گیا نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھائی اور اپنے پُر مغز خطبہ میں نہایت دلنشین انداز میں احباب جماعت کو باہمی محبت اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بات کی تلقین کی جماعت احمدیہ میں داخل ہو جانے کے بعد ہم میں ایک ایسی نمایاں تبدیلی آ جانی چاہیئے جس کی نسبت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دلائل کے میدان میں احمدیہ جماعت تمام دوسری جماعتوں پر غلبہ پا چکی ہے اب عملی میدان میں ایسا ہی اعلیٰ نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے اسکے لئے ہمیں شب و روز انفرادی اور اجتماعی رنگ میں پوری توجہ دے کر کوشش کرنی چاہیئے۔ تا وہ روحانی انقلاب جو ساری دنیا میں اس مقدس اور برگزیدہ جماعت کے ساتھ وابستہ ہے ہم اپنی زندگیوں میں اسکے نمایاں آثار دیکھ سکیں۔

۲۱ر دسمبر کی رات کی گاڑی قافلہ پاکستان واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ رات امرتسر میں قیام کے بعد اگلے روز بذریعہ ریل بخیر و خوبی لاہور پہنچ گیا۔ ہر واپسی پر اہل قافلہ کی سہولت کے لئے درویشان نے مختلف انتظامات کے لئے محلہ احمدیہ سے ریلوے اسٹیشن قادیان اور امرتسر میں قابل وقار خدمات سر انجام دیں۔ ۲۲ر دسمبر کو صبح کے ناشتہ کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے کھانا بھجوایا گیا۔

قادیان کے قابل زیارت مقامات مقدسہ میں اس سال مقبرہ بہشتی خاص طور پر اپنا دلکش منظر پیش کرتا تھا۔ جبکہ مقبرہ کی بیرونی چار دیواری مکمل ہو کر جنوب مشرق کی جانب محلہ ناصر آباد کی طرف سنہری رنگ کا ایک خوبصورت گیٹ سے داخل ہوتے ہی کشادہ سڑک کے دونوں طرف رنگا رنگ کے خوشنما پھول اپنی اپنی بھینی بھینی خوشبو کے ساتھ ہر آنیوالے کا استقبال کرتے ہیں نیز اس بڑے گیٹ سے مزار مبارک تک بڑی سڑک پر اور مقبرہ کے اندر فاصلے فاصلے پر اونچے اونچے خوبصورت کھمبوں پر بجلی کی ٹیوبیں اور قمقمے لگائے گئے تھے جس سے رات کے وقت یہ خطہ ایک خاص دیدہ زیب منظر ہونے کے ساتھ ساتھ دن کے علاوہ رات کے وقت بھی دعا کی غرض سے جانے والوں کے لئے سہولت کے سامان پیش کرتا رہا۔

بیرون ہند کے علاوہ اندرون ملک کے مختلف صوبہ جات سے جن خاص دوستوں کو امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان میں کلکتہ سے مکرم و محترم جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان مع اہل و عیال مورخہ ۱۲/۱۱/۶۱ کو ہی دار الامان تشریف لے آئے تھے جو جلسہ کے بعد بھی چند روز قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲۳/۱۲/۶۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ اسی طرح کلکتہ ہی سے محترم میاں شمس الدین صاحب۔ مکرم میاں محمد حکم شاہ صاحب سہگل۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل (باقی صفحہ ۶ پر)

جامعہ نصرت ربوہ کی سالانہ کھیلیں

مسز صابرہ اعظم انسپکٹرس فزیکل ایجوکیشن کی شرکت

امسال جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلیں ۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو کالج گراؤنڈ میں ہوئیں۔ محترمہ صابرہ اعظم صاحبہ بھی جو مغربی پاکستان کی انسپکٹرس برائے فزیکل ایجوکیشن ہیں کالج کی سالانہ سپورٹس کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائیں۔

آغاز تقریب میں طالبات جامعہ نصرت نے اپنی اپنی کلاس کے خوبصورت جھنڈے پکڑے مارچ پاسٹ کیا اور محترمہ صابرہ اعظم صاحبہ نے محترمہ پرنسپل صاحبہ کی معیت میں سلامی لی۔ مارچ پاسٹ کے بعد قومی ترانہ ہوا۔ اور پاکستان کا جھنڈا فضا میں لہرایا گیا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ۲ بجے بعد دوپہر کھیلوں کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے طالبات کے نظم و ضبط کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ جس طرح آپ کھیلوں میں جیتنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہیں اسی طرح زندگی کے ہر شعبے میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ نیز آپ نے نصب العین "فاستبقوا الخیرات" کو ہر حالت میں پیش نظر رکھیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد طالبات نے مختلف کھیلوں کا آغاز کیا۔ ہر کھیل میں طالبات نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور چند ایک طالبات نے اپنے سابقہ ریکارڈ سے بھی سبقت لے جانے کی کوشش کی مثلاً سعیدہ بیگم ڈگری سال دوم نے گزشتہ سال یونیورسٹی کی سپورٹس کے موقعہ پر ڈسکس تھرو میں یونیورسٹی کا ریکارڈ ۷۴ فٹ ۴ انچ کے فاصلہ سے توڑا تھا۔ لیکن اب کالج سپورٹس میں انہوں نے اپنا ہی قائم کردہ ریکارڈ ۸۱ فٹ انچ سے توڑ دیا۔

کھیلوں کے اختتام پر محترمہ صابرہ اعظم صاحبہ نے جیتنے والی طالبات کو انعامات تقسیم کئے اور آخر میں طالبات کو چند قیمتی نصائح فرمائیں۔

بعد ازاں آپ نے کالج کی بہترین کھیلوں کی بہت تعریف فرمائی۔ آپ نے طالبات کی تنظیم انہماک اور ذوق و شوق کو سراہا۔ نیز محترمہ پرنسپل صاحبہ اور فزیکل انسٹرکٹرس خلجی صاحبہ کی محنت اور دلچسپی کی بھی تعریف کی۔ آپ نے ڈگری سال دوم کے جھنڈے پر تحریر شدہ موٹو "United we stand" کو موقعہ محل کے مطابق قرار دیتے ہوئے اسے بہترین جھنڈا قرار دیا۔

گیمز پریذیڈنٹ سعیدہ بیگم نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا نیز محترمہ پرنسپل صاحبہ نے محترمہ صابرہ اعظم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ سالانہ قادیان

(بقیہ صفحہ ۵)

مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ تشریف لائے۔

سکندر آباد۔ حیدر آباد دکن و کنڈا سے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مکرم میر احمد صادق صاحب ایم اے اور چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ۔ بمبئی سے۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم سیٹھ عبد الغنی صاحب۔ علاقہ جموں و کشمیر اور پونچھ سے مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر صوبہ جموں۔ مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر کشمیر۔ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نانی پونچھ۔ مکرم منشی عبد اللہ صاحب بھدرواہ دہلی اور علاقہ یو پی سے مکرم شیخ رحمت اللہ خان صاحب دہلی۔ انوار محمد صاحب دالٹھ مکرم نور خان صاحب صالح نگر۔ مکرم بہادر خان صاحب سانددھن۔ مکرم قریشی محمد یونس صاحب بریلی۔

مدراس۔ بالا باد۔ میسور سٹیٹ سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ مربی۔ ایم بشیر احمد صاحب بنگلور۔ محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر۔

صوبہ اڑیسہ و بہار سے مکرم شرافت احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی بھدرک۔ منشورہ۔ مکرم مجید اعظم صاحب ایم اے خانپور ملکی۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ مظفر پور اور سید بدر الدین صاحب معلم وقف جدید رانچی سے تشریف لائے

اللہ تعالیٰ ان سب آنے والوں کے لئے یہ سفر ہر طرح سے بابرکت کرے اور ان کی دلی مرادات ان کو دے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران فرمائے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت دے اور ان کے ذریعہ اس روحانی سلسلہ کو ترقی دے۔ آمین

(بدر قادیان)

حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی وفات پر

احمدی جماعتوں کی تعزیتی قرار دادیں

حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی وفات پر جو جماعتوں یا اداروں کی طرف سے تعزیتی قرار دادیں موصول ہوئی ہیں ان کی ایک فہرست جلسہ سالانہ سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے اب جو مزید قرار دادیں موصول ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے مکمل قرار دادیں عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکتیں۔

جماعت احمدیہ لاہور۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ چک ۳۸ ڈالہ۔ جماعت احمدیہ اکرا (غانا مغربی افریقہ) جماعت احمدیہ مظفر گڑھ۔ مجلس اطفال الاحمدیہ لائلپور۔ جماعت احمدیہ جھنگ صدر۔ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ۔ لجنہ اماء اللہ مرکزی۔ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور۔ جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی سندھ۔ جماعت احمدیہ چک ۲۵ ایم بی ضلع سرگودھا۔ جماعت احمدیہ گھسیٹ پور چک ۶۹ ضلع لائلپور۔ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی۔ لجنہ اماء اللہ پشاور۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ جماعت احمدیہ کراچی۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور۔ جماعت احمدیہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان۔ کوہاٹ۔ لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ۔ جماعت احمدیہ رحیم یار خان۔

گمشدہ اشیاء

جلسہ سالانہ کے بعد مورخہ ۲۹/۱۲/۶۳ کو میں ربوہ سے صبح نو بجے والی گاڑی پر سوار ہوا جو لالہ موسیٰ جاتی ہے میرے پاس ایک سیاہ کمبل تھا جس میں مندرجہ ذیل اشیاء بندھی تھیں لالہ موسیٰ کے اسٹیشن پر اتارنا مجھے بھول گیا۔

ایک ٹوکری جس میں میری بیوی کے ریشمی کپڑوں کا ایک جوڑا۔ میری چھوٹی بچی کے کپڑوں کے دو جوڑے اس کے علاوہ ایک جوڑا زنانہ بوٹ سرخ رنگ کے۔ ایک تولیہ۔ اور ایک جوڑا مردانہ کپڑے اور ایک بٹوا جس میں پندرہ روپے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اسٹیشن پر آکر گم ہو گئی ہے اگر کسی احمدی دوست کو وہ کمبل مذکورہ اشیاء ملا ہو یا کسی کو لیتے دیکھا ہو۔ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع بہم پہنچائیں۔

راقم ملک عزیز احمد احمدی ا عربک ٹیچر ڈی بی۔ ہائی سکول خانپور ڈاکخانہ خاص تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کے سال دوم کے کمپارٹمنٹ کے طلبہ کا نتیجہ

امسال کالج کے سات طلباء نے ایف اے سپلیمنٹری کا امتحان دیا تھا۔ جن کا نتیجہ حسب ذیل ہے

	نام	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد سعید	۲۰/۹	۴۴۳
۲	محمد سلیمان	۳۰/۱۲	۴۶۱
۳	نذیر احمد	۲۹/۱۲	۴۰۰
۴	مبشر احمد باجوہ	۲۵/۱۲	کمپارٹمنٹ انگلش
۵	محمد اسمٰعیل	۲۶/۱۲	،، ،،
۶	محمود احمد	۲۷/۱۲	،، ،،
۷	نصر اللہ خاں	۲۸/۱۲	،، ،،

(پرنسپل ٹی۔ آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مبشر احمد چک ۲۹۷ عمر ۲۳ سال عرصہ چار پانچ سال سے لاپتہ ہے۔ رنگ گندمی دبلا پتلا۔ ناک پر تل کا نشان ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں

بشیر احمد احمدی چک ۲۹۷ ڈاکخانہ خاص

ضلع لاہور۔ براستہ گوجرہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۹ر جنوری۔ مقبوضہ کشمیر کے عوام نے ہندوستان اور بخشی حکومت کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر دی ہے یہ اطلاع امریکہ کے اخبار "ایوننگ سٹار" نے دی ہے اخبار کے نامہ نگار نے سری نگر کے حالات کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ جو ہنگامہ ہوں کا آغاز مذہبی مظاہروں کی حیثیت سے ہوا تھا وہ اب مقبوضہ کشمیر کی حکومت اور ہندوستان کے خلاف کھلی بغاوت کی شکل اختیار کر گئے ہیں حکومت ہندوستان نے مظاہرین کو کچلنے کے لئے سخت اقدامات کئے ہیں سرکاری ملازمین کو برطرفی کی دھمکی دی گئی ہے اور جو لوگ دکانیں نہیں کھولیں گے انھیں بھی سخت سزائیں دینے کی دھمکی دی ہے تاہم سری نگر میں کشمیری عوام کے زبردست ہجوم شیخ عبداللہ کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ ان سے مقدس یادگار کی تصدیق کرائی جائے کہ یہ اصلی ہے یا نہیں۔

بھارتی حکومت کشمیری عوام کا یہ مطالبہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ موئے مقدس کی تصدیق کے لئے شیخ عبداللہ کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی جائے دریں اثناء رسول اکرم صلعم کے موئے مبارک کی مبینہ بازیابی کی مزید تفصیلات نہیں بتائی گئیں مقبوضہ کشمیر کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ سری نگر اور دوسرے شہروں میں بدستور کشیدگی پائی جاتی ہے ہندوستانی فوج اہم مقامات پر پہرہ دے رہی ہے اور ہندوستانی فوج کو کمک پہنچا دی گئی ہے ہندوستان کا مرکزی محکمہ جاسوسی روزانہ سینکڑوں افراد سے پوچھ گچھ کر رہا ہے۔

نئی دہلی:- نئی دہلی ۹ر جنوری وزیر اعظم پنڈت نہرو کا خون کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے انھوں نے دو ہفتے کے لئے تمام مصروفیات منسوخ کر دی ہیں اور آرام کر رہے ہیں کچھ حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ پنڈت نہرو کی اگر صحت بہتر نہ ہوئی تو وہ عارضی طور پر وزارت عظمیٰ سے دستبردار ہو جائیں گے اور مسز اندرا گاندھی ہی ایک ایسی ہستی ہیں جنہیں وہ عارضی مدت کے لئے اپنے فرائض سونپنے پر نظر آتے ہیں نہرو کی جانشینی کے لئے اندرا گاندھی کا صرف ایک حریف مسٹر شاستری ہے جو بڑی سیاسی سوجھ بوجھ کے آدمی سمجھے جاتے ہیں۔

مسٹر شاستری مرکزی کانگریسی پارٹی کے نمائندے بھی ہیں اس لئے اگر موقع آیا تو وہ دائیں اور بائیں بازو کی حمایت حاصل کر سکیں گے

نئی دہلی:- ۹ر جنوری ایک رسالہ کرنٹ نے برف کے طوفان میں گھر جانے والے ۵۰۰ افراد کی زبانوں سے بھارتی حکام کی سنگدلانہ بے توجہی کی تفصیل شائع کی ہے۔

رسالہ نے لکھا ہے کہ ۳۰۰ بسوں کا ایک قافلہ جموں سری نگر سڑک پر درہ بانہال کے قریب برف کے سخت طوفان میں گھر گیا قافلہ میں کوئی ۵۰۰ افراد تھے ان میں ۶۰ عورتیں تھیں بے بس مسافر دو دن تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہے لیکن کوئی سرکاری یا غیر سرکاری مدد نہ پہنچی قافلے کی جگہ سے کچھ دور قصبہ بانہال میں کسی کو مصیبت زدہ مسافروں کے بارے میں معلوم نہ ہوا کیونکہ ٹریفک کے انسپکٹر طوفان کے آنے سے پہلے ہی اپنی چوکی چھوڑ گئے سری نگر اور جموں میں ٹریفک حکام نے قافلہ کے بارے میں کوئی تشویش محسوس نہیں کی

تیسرے دن طوفان کم ہوا تو بھوکے پیاسے مسافر ہمت کر کے باہر نکلے اور تین فٹ گہری برف سے گرتے پڑتے نیم مردہ حالت میں بانہال پہنچے جہاں شہریوں نے انھیں پناہ دی اور ان کی ہر طرح مدد کی کرنٹ نے لکھا ہے کہ مسافروں کی دردناک داستان سے لوگوں میں متعلقہ حکام کے خلاف سخت نفرت پیدا کی ہے اور ان کی سنگدلی کی سخت مذمت کی جا رہی ہے۔

کراچی:- ۹ر جنوری۔ پاکستان نے مقبوضہ کشمیر کے ادغام کی تحریک کے خلاف جو احتجاجی مراسلہ بھیجا تھا حکومت ہند کی طرف سے اس کا جواب موصول ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ دفتر خارجہ اس جواب پر غور کر رہا ہے۔

نئی دہلی:- ۹ر جنوری آل انڈیا ریڈیو نئی دہلی گزشتہ تین روز سے جماعت اسلامی پر پابندیوں کی خبریں نشر کر رہا ہے ریڈیو نے اپنی مصلحتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے امیر اور جماعت اسلامی کے اوصاف کا پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے دہلی ریڈیو نے مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی ایک خوبی یہ بیان کی ہے کہ امیر جماعت نے کشمیر میں جدوجہد آزادی کو جہاد تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور یہ جماعت بھی کشمیری عوام کی جنگ آزادی کو جہاد تسلیم نہیں کرتی۔

پیکنگ:- ۹ر جنوری نیا چین خبر رساں ایجنسی کے مطابق ہندوستان اور امریکہ میں ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کی رو سے حکومت ہند نے ساتویں امریکی بیڑے کو کلکتہ بمبئی اور مدراس کی بندرگاہوں پر ٹھہرنے اور حکومت امریکہ کو انڈیمان اور نکوبار میں بحری اڈے قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے

ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ بحر ہند میں ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح امریکی بیڑے کی آمد سے جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ میں ہندوستان کا وقار ادر کم ہو جائے گا ترقی پسند اخبارات نے بتایا ہے کہ ہندوستانی کانگریس پارٹی کے کچھ لیڈر کانگریس کے سالانہ اجلاس میں بحر ہند میں امریکی بیڑے کی آمد کے خلاف قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے مگر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ان کے رویہ کی سخت مذمت کی اور قرارداد نہیں پیش کرنے دی۔

جماعت اسلامی کو خلافِ قانون قرار دیکر حکومت نے فرض ادا کیا ہے

تنظیم پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ بن گئی تھی! چودھری ظہور الٰہی کی تقریر

گجرات ۹ر جنوری۔ قومی اسمبلی کے رکن اور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری جنرل چودھری ظہور الٰہی نے حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے جس کی رو سے جماعت اسلامی خلاف قانون قرار دے دی گئی ہے چودھری صاحب موضوع جہانگیر ضلع گجرات میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ جہاں تک جماعت اسلامی کی مقبولیت کا سوال ہے یہ جماعت حکومت کے لئے کبھی پریشانی کا باعث نہیں تھی لیکن جماعت نے جو ملک دشمن سرگرمیاں شروع کر رکھی تھیں ان سے نہ صرف حکومت کو بلکہ پاکستان کی سالمیت کو خطرہ تھا

جماعت اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھی کہ وہ ہر سال کوشش کرتی رہے تب بھی جمہوری طریقوں سے اقتدار حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے اس نے برسر اقتدار آنے کے لئے آئینی ذرائع کبھی استعمال نہیں کئے اس نے اس کے لئے یہ زیادہ سمجھا کہ لوگوں کے دلوں میں حکومت کے خلاف نفرت و حقارت پیدا کرے اس نے اپنے مالی ذرائع بڑھانے کی خاطر ایسی غیر ملکی طاقتوں سے جو پاکستان کے خلاف ہیں مالی امداد لینی شروع کی چودھری صاحب نے کہا کہ جماعت اسلامی کے خلاف حکومت کو یہ اقدام بہت پہلے سے لینا چاہئے تھا انھوں نے کہا حکومت نے جماعت پر پابندی لگا کر ایک فرض ادا کر دیا ہے جماعت اسلامی ایک ایسی پارٹی ہے جس نے مطالبہ پاکستان کی مخالفت کی اس نے آج تک پاکستان کا وجود تسلیم نہیں کیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں پاکستان ترقی کر رہا ہے اس کے سینے پر سانپ لوٹ رہا ہے وہ ہمیشہ اس تلاش میں رہی ہے کہ حکومت کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کا موقعہ ملے اس نے جہاد آزادی کشمیر کے اوائل میں جو فتویٰ جاری کیا تھا حال ہی میں اس نے طلبہ کے فسادات میں جس تخریب پسندی کا مظاہرہ کیا اور مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل سے متعلق واقعات دوران اس نے جس نیم دلی سے ہندوستانی جبر و ستم کی مذمت کی ہے اس سے جماعت کی نام نہاد اسلام دوستی کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے چودھری صاحب نے کہا جماعت اسلامی کبھی بھی ایک اسلامی تنظیم نہیں تھی اس نے صرف مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا تاکہ اس کی اصلیت عوام پر کھلنے نہ پائے عوام مغالطے میں رہیں وہ اس کے گروہ تھکنڈوں اور گھناؤنی چالوں کو نہ سمجھ پائیں اور یہ اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے چودھری صاحب نے کہا کہ اس قسم کی جماعتیں دنیا کے کسی بھی ملک میں برداشت نہیں کی گئیں مشرق وسطی کی مثال لیجئے وہاں چند ایک ایسی جماعتیں تھیں حکومت وقت نے انھیں کچل کر رکھ دیا چودھری صاحب نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے عوام سے درخواست کی کہ صدر ایوب کے نیا قیادت متحد و متفق ہو جائیں انھیں پاکستان مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہئے اور صدر ایوب کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہئیں۔ چودھری صاحب نے کہا کہ خدا کے فضل و کرم سے موجودہ حکومت اتنی مضبوط ہے کہ وہ ہر مشکل سے نپٹ سکتی ہے اور کسی بھی عالمی مسئلہ پر دوسری قوم سے آبرومندانہ طریقہ پر معاملہ کر سکتی ہے چودھری صاحب نے مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کی حکومت کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ہندوستانی رہنماؤں کو یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ بے گناہوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا وہ مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں مسلمانوں پر جو ظلم ڈھا رہے ہیں ایک نہ ایک روز ہندوستانی حکومت کو اس کا بدلہ دینا پڑے گا۔

چودھری صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ انھیں اپنے آپ کو ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رکھنا چاہئے اور وطن عزیز کی خاطر جان و مال کی قربانی ادا کرنے کے لئے ہر دم آمادہ و تیار رہنا چاہئے"

(امروز ۹ر جنوری ۱۹۶۴ء)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم خالد محمود شاہ ایم اے کا نکاح راشدہ سلطانہ بنت میجر برکت بخش صاحب راولپنڈی سے ہمراہ ۳۰۰۰/- روپے حق مہر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۲۹؍ دسمبر ۱۹۶۳ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار حسین شاہ افسر تعمیر ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلی بچی مورخہ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۶۳ء [illegible] عطا فرمائی ہے احباب کرام سے التماس ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے اور سب کے لئے باعث رحمت بنائے اور لمبی عمر عطا کرے (ماسٹر عبدالکریم مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تقسیم حفاظ جماعتہائے احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک

نمبر شمار	نام جماعت	حافظ قرآن کریم
۱	مسجد مبارک ربوہ	حافظ محمد رمضان صاحب فاضل
۲	مسجد غلہ منڈی ربوہ	حافظ شفیق احمد صاحب
۳	مسجد دارالرحمت وسطی ربوہ	حافظ محمد امین صاحب
۴	جماعت احمدیہ جھنگ	حافظ محمد یوسف صاحب چک ۵۲ شمالی
۵	جماعت احمدیہ سرگودہا	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۶	جماعت احمدیہ لائل پور	حافظ محمد یوسف صاحب آف احمد نگر
۷	جماعت احمدیہ سیالکوٹ	حافظ محمد سلیمان صاحب
۸	مسجد دارالذکر لاہور	صاحبزادہ محمد طیب صاحب - ربوہ
۹	مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور	حافظ عباس علی صاحب عالم
۱۰	جماعت احمدیہ منٹگمری	حافظ خان محمد صاحب آف نیروبی
۱۱	جماعت احمدیہ اوکاڑہ	قاری حافظ فتح محمد صاحب
۱۲	جماعت احمدیہ خوشاب	حافظ عبدالسمیع صاحب امروہوی
۱۳	جماعت احمدیہ کھاریاں	حافظ عطاء الحق صاحب
۱۴	چک ۶۵/پی - رحیم یار خاں	حافظ غلام محمد صاحب
۱۵	جماعت احمدیہ بہاول نگر	حافظ غلام حسین صاحب
۱۶	جماعت احمدیہ پشاور کینٹ	حافظ محمد اعظم صاحب
۱۷	جماعت احمدیہ چنیوٹ	حافظ مبارک علی ابن امجد پٹواری
۱۸	جماعت احمدیہ راولپنڈی	زیر تجویز
۱۹	جماعت احمدیہ کلکتہ	حافظ عزیز احمد صاحب
۲۰	جماعت احمدیہ گوجر خاں	مولوی عبدالرحمن صاحب زیدی
۲۱	جماعت احمدیہ ٹوپی	قریشی محمد حنیف صاحب
۲۲	جماعت احمدیہ شیخوپورہ	زیر تجویز
۲۳	جماعت احمدیہ کراچی	
۲۴	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	

نوٹ:- جن جماعتوں میں حفاظ کا تقرر زیر تجویز ہے ان کی طرف سے درخواستیں تقسیم حفاظ کے بعد موصول ہوئی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

وقف جدید سال ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام آپ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں وقف جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لے کر جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

میرا لڑکا شیخ ریاض محمود مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا قائد منتخب ہوا ہے تمام احباب جماعت درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ میرے بچے کی کامیابی اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ بہترین خدمت سرانجام دینے کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اس کی اپنے فضل سے خود راہ نمائی فرمائے۔ فقط

(والدہ شیخ ریاض محمود قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ۳۵ جی ٹی روڈ سلطان پورہ)

اس خوشی میں محترمہ والدہ صاحبہ شیخ ریاض محمود صاحب نے دو مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر الفضل جاری کرائے ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچے کو مزید خدمت سلسلہ کے مواقع عطا فرمائے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

انسپکٹران انصار اللہ کا دورہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انسپکٹر مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب و مکرم محمد بشیر صاحب علی الترتیب ضلع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور ضلع منٹگمری۔ ضلع مظفر گڑھ۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں کا دورہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء سے شروع کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا اضلاع کی مجالس انصار اللہ کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ ہر دو انسپکٹر صاحبان سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ دورہ کی ایک غرض ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت بھی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ درس دینے۔ نماز باجماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین کرنے سے متعلق اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں چنانچہ اس وقت تک بعض مجالس کی طرف سے تاحال ماہ دسمبر کی رپورٹیں نہیں پہنچی ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں دسمبر کی رپورٹ کارگزاری بھجوادیں۔

کارگزاری کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے جن مجالس کے پاس فارم نہ ہوں وہ خط لکھ کر دفتر سے منگوا سکتی ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقعہ پر ریفری صاحبان کے ریفریشر کورس کا انعقاد

ربوہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے چھٹے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقعہ پر جو کہ یہاں ۹ تا ۱۱ جنوری ۱۹۶۴ء ہو رہا ہے۔ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء کو کالج گیسٹ ہاؤس میں شام کو ۷ بجے ریفری صاحبان کے لئے ایک ریفریشر کورس کا انتظام کیا جا رہا ہے جس میں باسکٹ بال کے ضروری قواعد کے بارے میں بحث کی جائے گی۔ یہ ریفریشر کورس جناب مبارک علی خانصاحب۔ انٹرنیشنل باسکٹ بال کوچ و سیکرٹری پاکستان ریفری بورڈ کی زیر صدارت ہوگا جو ٹورنامنٹ کے موقعہ پر ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والے تمام ریفری صاحبان سے التماس ہے کہ وہ تشریف لا کر بحث میں حصہ لیں۔ ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی ٹیموں کے صرف ایک نمائندے کو اس کورس کی روئداد سننے کی اجازت ہوگی لیکن وہ بحث میں حصہ نہیں لیں گے۔

اس کے علاوہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء کو ہی دوران میچ نصف گھنٹہ کے لئے مکرم مبارک علی خانصاحب گراؤنڈ ہی میں باسکٹ بال کے قواعد پر ایک عام نظر بھی کریں گے تا کہ شامل ہونے والی ٹیموں کے ارکان و عوام بھی باسکٹ بال قواعد سے آگاہ ہو جائیں۔

محمد اسلم قریشی

ایسوسی ایٹ سیکرٹری سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن